REGD. No. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ ″
سہ ماہی ۷ ″
خطبہ نمبر ۵ ″

جلد ۵۰/۱۵ ۸ تبوک ۱۳۴۰ ہش ۸ ستمبر ۱۹۶۱ء نمبر ۲۰۷

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ

کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

نخلہ ۶ ستمبر بوقت ۱۱ بجے دن

کل حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی رہی۔ رات نیند آگئی اس وقت طبیعت بہتر ہے۔

احباب جماعت حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی کامل و عاجل شفایابی اور کام والی لمبی زندگی کے لئے خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

پاکستان اور افغانستان کے سفارتی تعلقات ختم ہو گئے

افغانستان میں پاکستان کے مفادات کی نگرانی برطانیہ کرے گا

کراچی ۷ ستمبر۔ حکومت افغانستان کے رویہ کے باعث کل پاکستان اور افغانستان میں سفارتی تعلقات منقطع ہو گئے۔ دفتر خارجہ کے ایک ترجمان نے بتایا ہے کہ کابل میں پاکستان کے سفیر مسٹر عبدالرحمٰن خاں نے اپنی حکومت کی طرف سے کل حکومت افغانستان کے اس مراسلہ کا جواب دے دیا جس میں کہا گیا تھا کہ اگر حکومت پاکستان نے پاکستان میں افغان قونصل خانوں اور تجارتی دفاتر کو بند کرنے کا فیصلہ واپس نہ لیا۔ تو افغانستان چھ ستمبر سے اپنے سفارتی تعلقات ختم کر دے گا۔

ترجمان نے مزید کہا کہ حکومت پاکستان کو سفارتی تعلقات ختم کرنے کے بارے میں حکومت افغانستان کے فیصلہ پر سخت افسوس ہے۔ تعلقات ختم کرنے کا اقدام افغانستان نے کیا ہے پاکستان نے نہیں کیا۔ افغانستان کا یہ اقدام انتہاپسندانہ ہے۔ ترجمان نے مزید کہا کہ سفارتی تعلقات منقطع کرنے کے جو بھی نتائج برآمد ہوں گے۔ ان کی تمام تر ذمہ واری حکومت افغانستان پر ہوگی۔ دفتر خارجہ کے ترجمان نے کہا کہ ہمیں افغانستان کے اس فیصلہ سے بہت دکھ اور رنج ہوا ہے افغان حکومت کی طرف سے سفارتی تعلقات منقطع کرنے کا اقدام . . . . افغان عوام کے مفاد میں نہیں ہے۔ افغان عوام کے لئے ہمارے دلوں میں محبت اور دوستی کا جذبہ ہے اور صرف ان کے مفاد کی خاطر ہم نے افغانستان کو ہر قسم کی تجارتی اور مال گزاری کی سہولتیں دے رکھی تھیں۔ لہٰذا حکومت پاکستان نے مراسلہ میں کہا ہے کہ اگر حکومت افغانستان کے اس فیصلہ سے تجارت اور مال گزارنے پر کوئی اثر پڑا تو اس کی تمام تر ذمہ داری خود حکومت افغانستان پر ہوگی۔ ترجمان نے ایک سوال کے جواب میں بتایا کہ پاکستان نے برطانیہ سے کہا ہے کہ وہ افغانستان میں اس کے مفادات کی نگہداشت کرے۔

امریکہ کی طرف سے دوبارہ ایٹمی تجربے شروع کرنے کا اعلان

تجربے لیبارٹریوں میں اور زیر زمین کئے جائیں گے اور ان سے تابکاری غبار پیدا نہیں ہوگا

واشنگٹن ۷ ستمبر۔ امریکہ نے ملکی لیبارٹریوں اور زیر زمین ایٹمی تجربات دوبارہ شروع کرنے کا اعلان کیا ہے۔ کہا گیا ہے کہ ان تجربات سے تابکاری غبار پیدا نہیں ہوگا۔ اعلان میں کہا گیا ہے کہ یہ تجربات ستمبر کے آخر میں شروع کر دئے جائیں گے۔ صدر کینیڈی نے اس سلسلہ میں جو بیان دیا ہے اس میں کہا گیا ہے کہ روس کے تیسرے ایٹمی تجربہ کے بعد جو اس نے منگل کے روز کیا ہے امریکہ کے لئے اب اس کے سوا اور کوئی چارہ کار نہیں رہا کہ وہ بھی اپنے تجربات دوبارہ شروع کر دے۔

وائٹ ہاؤس کے پریس سکرٹری پیرے سیلنگر نے کہا ہے کہ صدارتی فیصلہ وسطی ایشیا میں فضا میں روس کے ایٹمی تجربات شروع کرنے کی وجہ سے کیا گیا ہے۔

ایٹمی تجربات سے پاکستانیوں کی صحت کو خطرہ

لاہور ۷ ستمبر۔ ایک ممتاز پاکستانی سائنس دان نے کہا ہے کہ قازقستان کے علاقہ میں روس کے ایٹمی تجربوں سے فضا میں تابکاری کے زبردست اثرات پھیل رہے ہیں۔ جن کے باعث پاکستانی باشندوں کی صحت کو زبردست نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہے انہوں نے کہا کہ پاکستان میں بھی تابکاری کے اثرات بڑھ رہے ہیں اور ایسے پاکستانی علاقے جو وسطی ایشیا کے زیادہ قریب ہیں ان کی فضاؤں میں تابکاری کے اثرات اور زیادہ ہو گئے ہیں۔

دریں اثنا لاہور ڈی بی ایسوسی ایشن کے صدر میاں ایم اے فاروق نے ایک بیان میں روس کے سفیر ڈاکٹر گپتا سے اپیل کی ہے کہ وہ اپنی حکومت سے کہیں کہ وہ یہ تجربات ترک کر دے جو دنیا کے انسانوں کی صحت کے لئے خطرے کا باعث ہیں ان کے باعث خطرناک بیماریاں پھیلتی ہیں۔

ہم تجربے دوبارہ شروع کرنے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتے۔

مدینہ منورہ میں اسلامی یونیورسٹی کا قیام

ریاض ۷ ستمبر۔ شاہ سعود نے مدینہ منورہ میں اسلامی یونیورسٹی قائم کرنے کا حکم جاری کیا ہے۔ مکہ معظمہ سے شاہی حکومت کے اعلان میں کہا گیا ہے کہ یونیورسٹی کے اخراجات شاہی خزانہ سے ادا کئے جائیں گے۔ اندازہ ہے کہ اسلامی یونیورسٹی قائم کرنے پر ۲۵ لاکھ پونڈ خرچ ہوں گے۔

برطانیہ دوبارہ ایٹمی تجربے نہیں شروع کریگا

لنڈن ۷ ستمبر۔ برطانیہ کے دفتر خارجہ کے ایک ترجمان نے کہا ہے برطانیہ فی الحال اپنے ایٹمی

بلغراد کانفرنس پر خرچ

بلغراد ۷ ستمبر۔ کل رات بلغراد میں غیر جانبدار ملکوں کی کانفرنس ختم ہو گئی۔ اس کانفرنس پر حکومت یوگوسلاویہ کو تین ارب دینار خرچ کرنا پڑا

حضرت نواب محمد عبداللہ خان صاحب کی صحت کے متعلق اطلاع

لاہور ۷ ستمبر ۹ بجے صبح بذریعہ فون حضرت نواب محمد عبداللہ خان صاحب کی طبیعت تاحال پہلے جیسی ہی ہے۔ کمزوری میں کوئی فرق نہیں پڑا۔ اگر ذرا طبیعت سنبھلتی ہے۔ تو پھر فوراً خراب ہو جاتی ہے۔

احباب جماعت درد دل سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے جلد کامل صحت عطا فرمائے آمین

محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کی صحت کے لئے دعا کی تحریک

ربوہ ۷ ستمبر۔ محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کی طبیعت تاحال ناساز ہے کل نسبتاً گردے میں . . زیادہ رہی۔ احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے محترم صاحبزادہ صاحب موصوف کو شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے آمین

ایٹمی ہتھیاروں پر فوری پابندی کے سوال پر غور کیا جائے (ظفر اللہ خان)

نیویارک ۷ ستمبر۔ اقوام متحدہ میں پاکستان کے مستقل نمائندہ چوہدری ظفر اللہ خان نے کہا ہے کہ جنرل اسمبلی کے آئندہ اجلاس میں ایٹمی ہتھیاروں پر فوری پابندی عائد کرنے کے سوال پر غور کیا جائے۔ آپ نے آج ایک خبر رساں ایجنسی کے نمائندہ کو انٹرویو دیتے ہوئے کہا کہ یہ ایک فوری اور اہم مسئلہ ہے۔ اور اس کی اہمیت نظریات سے کہیں زیادہ ہے۔ کیونکہ اس کا تعلق انسانیت کی بقا اور نسل کی بہبود سے ہے۔

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۸ ستمبر ۱۹۶۱ء

صرف اسلام ہی دنیا کی صحیح راہنمائی کر سکتا ہے

اسلام ایک ایسا دین ہے جس میں کوئی ہیر پھیر نہیں ہے بلکہ انسانی فطرت کے عین مطابق ہے اور جوں جوں انسان عقل میں ترقی کرتا ہے۔ اسلام کا سادہ اور عقل کے مطابق ہونا اس پر واضح ہوتا جاتا ہے۔ یہی یہ امر تعجب خیز ہے کہ اکثر دانشمند لوگوں کو اسلام کا فطرت کے مطابق اور عقل کے نزدیک ہونا ثابت نہیں ہو سکا۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ ہم اسلام کو دنیا کے سامنے ابھی پیش نہیں کر سکے

تعجب خیز امر ہے کہ بعض ایسی اقوام جو موجودہ وقت میں اپنے آپ کو بڑی دانشمند خیال کرتی ہیں۔ اور واقعی دیکھا جائے۔ تو ان کے دنیاوی کاموں میں عقل کا بڑا دخل معلوم ہوتا ہے۔ دین کے معاملہ میں نہایت بے پرواہ واقع ہوئی ہیں۔ اور ایسے عقائد رکھتی ہیں۔ جن کا عقل سے ذرا بھی تعلق واسطہ نہیں ہے۔ چنانچہ نہ صرف موجودہ ہندومت اسی قسم کا مذہب ہے۔ بلکہ موجودہ بدھ ازم اور جین ازم۔ چینی مذاہب اور جاپانی ادیان اور موجودہ عیسائیت بھی توہمات سے پُر ہیں مگر بڑے بڑے دانشمند ان مذاہب پر ایمان رکھتے ہیں۔ اور خواہ ان کی باتیں کتنی بھی عقل کے خلاف ہوں ان کو صحیح سمجھتے ہیں۔

ابھی تک نہ صرف بہت سے ایشیائی اور افریقی ممالک میں خالص بت پرستی رائج ہے۔ بلکہ یورپ اور امریکہ جیسے ممالک میں بھی ایسے عیسائی پائے جاتے ہیں جو یسوع مسیح اور ان کی والدہ مریم کے بتوں کے سامنے گھٹنے ٹیکتے ہیں۔ اور ان سے روحانی انشراح کے طالب ہیں۔

امریکہ اور یورپ جو آج تجرباتی اور مشاہداتی علوم میں ترقی کر چکا ہے۔ اکثر ان میں ایسے سائنس دان اور فلسفیوں تک موجود ہیں۔ جو تثلیث اور کفارہ وغیرہ پر ایمان رکھتے ہیں، حالانکہ علمی اور سائنسی معاملات میں انہوں نے اتنی باریکیاں اور نزاکتیں پیدا کر رکھی ہیں کہ یہ سن کر حیرت ہوتی ہے۔ کہ ان میں سے بعض واقعی یسوع مسیح کو خدا تعالیٰ یا خدا تعالیٰ کا بیٹا مانتے ہیں۔ اور ان کے دل میں ذرا بھی خیال نہیں آتا کہ یہ تمام باتیں توہم پرستی کا نتیجہ ہیں۔ ان میں تجربہ اور مشاہدہ کا ذرا بھی دخل نہیں۔ اور عقل ایسے عقائد کو دھکے دیتی ہے۔

چند سال ہوئے کہ عیسائیوں کے رومن کیتھولک فرقہ نے یسوع مسیح کی والدہ کو بھی یسوع مسیح کی طرح آسمان پر صعود کر جانے کا عقیدہ نیا گھڑا ہے اور بڑے اہتمام سے اس تقریب کو ساری رومن کیتھولک دنیا میں منایا گیا۔ امریکہ کے موجودہ صدر مسٹر کینیڈی جو بین الاقوامی سیاست کے بڑے ماہر اور اتنے دانشمند سمجھے جاتے ہیں۔ کہ آپ کی رائے کو سب قبول کرنے کو تیار ہیں۔ وہ بھی اس رومن کیتھولک فرقہ سے تعلق رکھتے ہیں اور یقیناً وہ بھی اس نئے عقیدہ کو تسلیم کرتے ہیں کہ یسوع مسیح کی والدہ ماجدہ بھی آسمان پر صعود کر گئی ہے۔ اور رومن کیتھولک فرقہ میں اس نئے عقیدہ کو بھی بنیادی حیثیت دے دی گئی ہے۔

یہی حال ہندو قوم کا ہے۔ یہ قوم بھی ابھی تک بُری طرح بُت پرستی میں گرفتار ہے۔ چنانچہ چند ہی سال ہوئے کہ آزادی کے بعد حکومتی سطح پر سومنات مندر کو از سر نو تعمیر کر کے اس میں بت رکھے گئے ہیں۔ اور اس امر کو ایک انتہائی مذہبی درجہ دیا گیا ہے۔ حالانکہ حکومت کے کارکنوں میں ایسے لوگ بھی موجود ہیں جو کسی دیوی دیوتا کو نہیں مانتے۔

سوال پیدا ہوتا ہے کہ یہ مختلف مذاہب کے لوگ باوجود دانشمند ہونے کے جو غیر عقلی عقائد سے ابھی تک چمٹے ہوئے ہیں۔ اس کی وجہ کیا ہے۔ اس کی دراصل ایک وجہ نہیں ہے بلکہ کئی وجوہات ہیں۔ سب سے اہم اور بنیادی وجہ یہ ہے کہ ان اقوام میں مذہبی جذبہ کا ارتقا نہیں ہوا۔ اور ابھی تک مذہب کو محض ایک جذباتی چیز سمجھا جاتا ہے۔ اور خیال کیا جاتا ہے۔ کہ تجربہ مشاہدہ اور عقل کو مذہب کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے۔ چنانچہ یورپ میں ایسی بحثیں بھی ہوتی ہیں۔ جن میں مذہب اور سائنس کا مقابلہ کیا جاتا ہے۔

دوسری وجہ یہ ہے کہ موجودہ سائنسی اثر کے ماتحت مادہ پرستی کی وجہ سے مذہب کی طرف کوئی توجہ نہیں دی جاتی اور مذہب کو محض بطور ایک رسمی چیز کے قبول کر لیا جاتا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ آج بعض اونچے درجے کے مغربی مفکرین مذہب میں دلچسپی لیتے ہیں۔ لیکن چونکہ ان کے سامنے مذہب کا صرف ایک ہی نمونہ ہے یعنی موجودہ عیسائیت ہے اس لئے یہ سائنسدان چاہتے ہیں کہ کوئی ایسا نیا مذہب ایجاد کیا جائے جو موجودہ انسانی عقل کو اپیل کرتا ہو۔ چنانچہ نئے مذہب کے لئے بہت سی ایسی تھیوریاں پیش کی گئی ہیں۔ ان تھیوریوں میں سب سے بڑا نقص یہ ہے کہ مذہب کی مرکزی ہستی یعنی اللہ تعالیٰ کا ان تھیوریوں سے کوئی تعلق نہیں رکھا گیا۔ دراصل یہ تھیوریاں حقیقی مذہب سے کوئی تعلق نہیں رکھتیں۔ بلکہ یہ ایک مادہ پرستی ہی کی قسم ہے۔ حقیقی مذہبی تھیوری وہی ہو سکتی ہے۔ جس میں ایمان بالغیب کو بنیاد بنایا جائے۔

ایمان بالغیب کے متعلق دراصل ایک غلط فہمی ہے اور وہ یہ ہے کہ عام طور پر سمجھا جاتا ہے کہ غیب کو ثابت نہیں کیا جا سکتا حالانکہ یہ صحیح نہیں ہے بلکہ حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے وجود کے لئے بھی تجرباتی اور مشاہداتی ثبوت موجود ہیں اور یہ ثبوت اسلام نے نہایت وضاحت کے ساتھ پیش کئے ہیں۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ دیگر مذاہب نے اس کو پیش نہیں کیا۔ بلکہ مطلب یہ ہے کہ موجودہ دنیا اپنے مذہب کی حقیقت سے دور ہو چکی ہے۔ تمام مذاہب کا منبع ایک ہی ہے۔ لیکن انسانوں نے اپنی اپنی اٹکل کے مطابق اس منبع کو گندہ کر دیا ہوا ہے۔ اور چونکہ ان مذاہب کی اصل تعلیمات موجود نہیں یا ان میں بہت سا کھوٹ ملا دیا گیا ہے۔ جس کو الگ کرنا مشکل ہے۔ اس لئے سوائے اسلام کے اب تمام مذاہب حقیقت سے بہت ہٹ چکے ہیں۔ اسلام کی تعلیمات اللہ تعالیٰ کی خاص حکمت کے ماتحت اس صورت میں موجود ہیں جس صورت میں یہ نازل ہوئی ہیں۔ اس لئے اگرچہ ان تعلیمات کو بھی مسلمانوں نے چھوڑ دیا ہے۔ مگر چونکہ اصل تعلیمات موجود ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کی حفاظت کا خاص طور پر وعدہ کیا ہوا ہے۔ اس لئے اسلام میں اللہ تعالیٰ کے وجود کے ایسے ثبوت بھی موجود ہیں۔ جو تجربہ اور مشاہدہ پر مبنی ہیں۔ ذیل میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ملفوظات میں سے ایک حصہ نقل کیا جاتا ہے۔ جو اس حقیقت پر روشنی ڈالتا ہے۔ فھو ھذا

"یہ تو ہر ایک قوم کا دعویٰ ہے۔ کہ بہتیرے ہم میں سے ہیں کہ خدا تعالیٰ سے محبت رکھتے ہیں۔ مگر ثبوت طلب یہ بات ہے کہ خدا تعالیٰ ان سے محبت رکھتا ہے یا نہیں۔ اور خدا تعالیٰ کی محبت یہ ہے کہ پہلے تو ان دلوں سے پردہ اٹھا دے۔ جس پردہ کی وجہ سے اچھی طرح انسان خدا تعالیٰ کے وجود پر یقین نہیں رکھتا۔ اور ایک دھندلی سی اور تاریک معرفت کے ساتھ اس کے وجود کا قائل ہوتا ہے۔ بلکہ بسا اوقات امتحان کے وقت اس کے وجود سے ہی انکار کر بیٹھتا ہے اور یہ پردہ اٹھایا جانا بجز مکالمہ الٰہی کے اور کسی صورت میں میسر نہیں آسکتا۔ پس انسان حقیقی معرفت کے چشمہ میں اس دن غوطہ مارتا ہے۔ جس دن خدا تعالیٰ اس کو مخاطب کر کے انا الموجود کی اس کو خوشخبری دیتا ہے۔ تب انسان کی معرفت صرف اپنی قیاسی ڈھکوسلہ یا محض منقولی خیالات تک محدود نہیں رہتی۔ بلکہ خدا تعالیٰ سے ایسا قریب ہو جاتا ہے۔ کہ گویا اس کو دیکھتا ہے اور یہ سچ اور بالکل سچ ہے۔ کہ خدا تعالیٰ پر کامل ایمان اسی دن اس کو نصیب ہوتا ہے۔ کہ جب اللہ جلشانہ اپنے وجود سے اس کو آپ خبر دیتا ہے اور پھر دوسری علامت خدا تعالیٰ کی محبت کی یہ ہے کہ اپنے پیارے بندوں کو صرف اپنے وجود کی خبر ہی نہیں دیتا۔ بلکہ اپنی رحمت اور فضل کے آثار بھی خاص طور پر ان پر ظاہر کرتا ہے اور وہ اس طرح پر کہ ان کی دعائیں جو ظاہری امیدوں سے بڑھ کر ہوں قبول فرما کر اپنے الہام اور کلام کے ذریعہ سے ان کو اطلاع دیتا ہے۔ تب ان کے دل تسلی پکڑ جاتے ہیں۔ کہ یہ ہمارا قادر خدا ہے۔ جو ہماری دعائیں سنتا ہے۔ اور ہم کو اطلاع دیتا اور مشکلات سے ہمیں نجات دیتا ہے۔ اسی روز سے نجات کا مسئلہ بھی سمجھ میں آتا ہے۔ اور خدا تعالیٰ کے وجود کا بھی پتہ لگتا ہے۔ اگرچہ جگانے اور متنبہ کرنے کے لئے کبھی کبھی غیروں کو بھی سچی خواب آسکتی ہے۔ مگر اس طریق کا مرتبہ اور شان اور رنگ اور ہے یہ خدا تعالیٰ کا مکالمہ ہے۔ جو خاص مقربوں ہی سے ہوتا ہے۔ اور جب مقرب انسان دعا کرتا ہے۔ تو خدا تعالیٰ اپنی خدائی کے جلال کے ساتھ اس پر تجلی فرماتا ہے اور اپنی روح اس پر نازل کرتا ہے اور اپنی محبت سے بھرے ہوئے لفظوں کے ساتھ اس کو قبولیت کی دعا کی بشارت دیتا ہے اور جس کسی سے یہ مکالمہ کثرت سے وقوع میں آتا ہے۔ اس کو نبی یا محدث کہتے ہیں اور سچے مذہب کی یہی نشانی ہے کہ اس مذہب کی تعلیم سے ایسے راستباز پیدا ہوتے ہیں جو محدث کے درجہ تک پہنچ جائیں جن سے خدا آمنے سامنے کلام کرے اور اسلام کی حقیقت اور حقانیت کی اول نشانی یہی ہے کہ اس میں ہمیشہ ایسے راستباز جن سے خدا تعالیٰ ہم کلام ہو پیدا ہوتے ہیں۔ تتنزل علیھم الملائکۃ ان لا تخافوا ولا تحزنوا (سورہ حٰم سجدہ) سو یہی معیار حقیقی سچے اور زندہ مقبول مذہب کا ہے اور ہم جانتے ہیں کہ یہ نور صرف اسلام میں ہے۔ دوسرے مذاہب اس روشنی سے بے نصیب ہیں اور ان مذاہب کے بطلان کے لئے یہی دلیل ہزار دلائل سے بڑھ کر ہے کہ وہ ہرگز زندہ کا مقابلہ نہیں کر سکتے اور نہ اندھا سجاکھے کے ساتھ پورا اتر سکتا ہے۔ والسلام علی من اتبع الھدیٰ) (منقول ما قیل)

فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ

زمانۂ جاہلیت میں عربوں کی خوبیاں

اخلاقِ فاضلہ صرف ان افعال کو قرار دیا جا سکتا ہے جو محض اللہ تعالےٰ کی رضا کیلئے کئے جائیں

فرمودہ ۲۷ مئی ۱۹۴۷ء بعد نماز مغرب بمقام قادیان

(قسط ۳)

دوسری مثال

میں نے کل بھی بیان کی تھی کہ جب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر پہلی بار وحی کا نزول ہوا تو آپؐ گھبرائے ہوئے گھر پہنچے اور حضرت خدیجہؓ سے فرمایا لقد خشیت علیٰ نفسی یعنی میں اپنے نفس کے متعلق ڈرتا ہوں کہ جو بوجھ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر ڈالا ہے اس میں میرا نفس کہیں کمزوری نہ دکھا جائے اور میں اللہ تعالیٰ کی عاید کردہ ذمہ واری کو ادا کرنے سے قاصر نہ رہ جاؤں اور اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا مورد نہ بن جاؤں اس کے جواب میں حضرت خدیجہؓ نے منجملہ آپؐ کی اور صفات اور اخلاق فاضلہ بیان کرنے کے ایک خلق فاضل یہ بھی بیان کیا کہ انک لتقری الضیف آپ مہمان نواز ہیں اس لئے اللہ تعالیٰ آپ کو کبھی رسوا نہیں کرے گا۔ حالانکہ حضرت خدیجہؓ جانتی تھیں کہ عربوں کے اندر مہمان نوازی عام پائی جاتی ہے لیکن پھر بھی کہا کہ کلا ابشر فواللہ لا یخزیک اللہ ابداً انک ...... تقری الضیف یعنی خدا کی قسم اللہ تعالیٰ آپ کو کبھی ضائع نہیں کرے گا۔ کیونکہ آپ کے اندر مہمان نوازی کی صفت پائی جاتی ہے اس سے پتہ چلتا ہے کہ حضرت خدیجہؓ اس بات کو سمجھتی تھیں کہ

محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی مہمان نوازی

اور عربوں کی مہمان نوازی میں فرق ہے۔ مکہ والے اگر مہمان نوازی کرتے تھے تو وہ نذروں اور نیازوں کیلئے کرتے تھے اب بھی چلے جاؤ۔ اور دیکھ لو وہ اس طرح مہمان کے پیچھے پڑ جاتے ہیں کہ انسان حیران ہو جاتا ہے جب کوئی جاتا ہے تو اس کو کہتے ہیں آیئے ہمارے ہاں تشریف لایئے یہ آپ ہی کا مکان ہے اور ہمارے ہاں آپ کو ہر قسم کی سہولتیں میسر ہوں گی۔ ایک پنجابی تو ان کی باتوں سے یہ خیال کرے گا کہ یہ کہاں سے ہمارے رشتہ دار نکل آئے کہ اس طرح کھینچ کھینچ کر اپنے گھر لئے جاتے ہیں مگر وہ مہمان کو ساتھ لے جائیں گے اور کھانا وغیرہ کھلانے کے بعد کہیں گے ہم مشکور ہوں لایئے میری فیس۔ تب جا کر آدمی کو پتہ چلتا ہے کہ یہ تو اپنی فیس کے لئے ایسا کر رہے تھے ورنہ اس سے پہلے وہ یہی سمجھتا ہے کہ یہ میرے حقیقی رشتہ دار معلوم ہوتے ہیں۔ پرانے زمانہ میں وہ خود نہ مانگتے تھے بلکہ لوگ ان کو نذریں اور نیازیں دے جاتے تھے مگر اب چونکہ حالات بدل گئے ہیں اس لئے

ان کو مانگنا پڑتا ہے

اُس زمانہ میں تو مکہ کے ایک حصہ کا گزارہ ہی نذروں اور نیازوں پر تھا لیکن محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو نذروں اور نیازوں سے کوئی تعلق نہ تھا اور نہ ہی رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اس قسم کے سفر کرتے تھے کہ آپؐ کو مجبوراً مہمان نوازی کرنی پڑتی نہ ہی آپؐ کو کسی کے ساتھ کوئی سیاسی یا اقتصادی غرض تھی ادھر مکہ والوں کی مہمان نوازی اس غرض کے ماتحت ہوتی تھی کہ اب ہم مہمان نوازی کرتے ہیں جب ہم ان کے پاس جائیں گے تو یہ ہماری مہمان نوازی کریں گے مگر آپؐ نے تو اس قسم کا سفر ہی کبھی نہ کیا تھا آپؐ تو غار حرا میں عبادت الٰہی میں مصروف رہتے تھے۔ آپؐ کا تعلق نہ نذر و نیاز سے تھا نہ کسی اور غرض کے ساتھ۔ پس آپؐ کی مہمان نوازی اور

مکہ والوں کی مہمان نوازی

میں نمایاں فرق تھا۔ آپؐ کا یہ فعل صرف خدا تعالیٰ کے لئے تھا اور مکہ والوں کا یا دوسرے عربوں کا یہ فعل اپنے نفس کے لئے اور اپنے حالات سے پیدا شدہ مجبوری کے ماتحت تھا پس اس طرح کسی کو کھانا کھلانا یا مہمان نوازی کرنا کہ کل جب میں اس کے پاس جاؤں گا تو یہ میری مہمان نوازی کرے گا۔ اس کو فعل حسن تو کہا جا سکتا ہے خلق فاضل نہیں کہا جا سکتا خلق فاضل وہ ہے جس میں اپنے نفس کا خیال نہ ہو بلکہ وہ فعل صرف خدا تعالیٰ کی خوشنودی کے لئے کیا جا رہا ہو پس

عربوں کی مہمان نوازی

FORCES OF EVENTS

کی وجہ سے تھی ورنہ ان کے مد نظر خدمت خلق یا خدا تعالےٰ کی خوشنودی نہ تھی۔ وہ اپنے حالات گردوپیش سے ایسا کرنے پر مجبور تھے خانہ بدوش قومیں جن میں شہریت نہیں ہوتی لازمی طور پر مہمان نوازی کے لئے مجبور ہوتی ہیں اور اگر وہ ایسا نہ کریں تو ان کے حالات تباہ ہو جائیں عرب لوگ جہاں مہمان نواز ہیں وہاں اگر کوئی شخص ان کے منشاء کے خلاف کچھ کر گزرے تو سخت گیر بھی ہوتے ہیں حضرت خلیفہ اوّلؓ

ایک واقعہ سنایا کرتے تھے

کہ کوئی ہندوستانی حج کرنے جا رہا تھا کہ راستہ میں ایسی حالت میں کہ اسکے پاس نہ پیسہ تھا اور نہ سامان خورد و نوش اپنے قافلہ سے بچھڑ گیا وہ ادھر ادھر کھانے کی تلاش میں سرگرداں تھا کہ اسے ایک عرب کی جھونپڑی نظر آئی وہ اس طرف چلا گیا اور کہا میں بھوک سے نڈھال ہو رہا ہوں اور میرے پاس پیسے بھی نہیں ہیں مجھے کھانا دو وہ عرب غریب آدمی تھا اس کے پاس اور تو کچھ نہ تھا عرب کے جنگلوں اور صحراؤں میں ایسا ہوتا ہے کہ پانی کی دھاریں زمین کے نیچے بہتی ہیں اور کہیں کہیں زمین کے اوپر آ جاتی ہیں اور پھر غائب ہو جاتی ہیں اسی طرح اس عرب کی جھونپڑی کے پاس پانی کی دھار زمین کے اوپر تھی اور اس نے کنال دو کنال ٹکڑہ میں تربوز بوئے ہوئے تھے عرب نے اس میں سے تربوز توڑ کر مہمان کو دینے شروع کئے جو کچا تربوز ہوتا وہ پھینک دیتا اور جو پکا ہوتا وہ مہمان کو دے دیتا۔

جب مہمان کا پیٹ بھر گیا

تو عرب تلوار لے کر اسکے سر پر کھڑا ہو گیا اور کہا کھڑے ہو جاؤ وہ ہندوستانی بیان کرتا تھا کہ میں عرب کے اس فعل سے سخت متعجب ہوا کہ پہلے تو

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

—ہمارا ایمان—

"ہماری کتاب بجز قرآن کریم کے نہیں ہے اور ہمارا کوئی رسول بجز محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے نہیں ہے اور ہمارا کوئی دین بجز اسلام کے نہیں ہے اور ہم اس بات پر ایمان رکھتے ہیں کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء اور قرآن شریف خاتم الکتب ہے سو دین کو بچوں کا کھیل بنانا نہیں چاہیئے اور یاد رکھنا چاہیئے کہ ہمیں بجز خادم اسلام ہونے کے اور کوئی دعوےٰ بالمقابل نہیں ہے اور جو شخص ہماری طرف اس کے خلاف منسوب کرے وہ ہم پر افترا کرتا ہے ہم اپنے نبی کریم کے ذریعہ سے فیض و برکات پاتے ہیں اور قرآن کے ذریعہ سے ہمیں فیض معارف ملتا ہے سو مناسب ہے کہ کوئی شخص اس ہدایت کے برخلاف کچھ بھی دل میں نہ رکھے ورنہ وہی خدا تعالیٰ کے نزدیک اس کا جوابدہ ہوگا اگر ہم اسلام کے خادم نہیں ہیں تو ہمارا سب کاروبار عبث اور مردود اور قابل مواخذہ ہے۔"

(الحکم ۱۷ اگست ۱۸۹۹ء صفحہ ۶)

اس نے مجھے تربوز توڑ توڑ کر کھلائے اور اسی تلوار سونت کر میرے سر پر آن کھڑا ہوا ہے۔ چنانچہ ہندوستانی نے پوچھا کیا بات ہے۔ عرب نے کہا بات کیا ہے کھڑے ہو جاؤ۔ وہ کھڑا ہوا تو عرب نے اس کی اچھی طرح سے تلاشی لی اور یہ دیکھ کر کہ اس کے پاس سے کچھ نہیں نکلا چھوڑ دیا اور کہنے لگا میں نے تمہاری مہمان نوازی کے لئے اپنا سارا کھیت تباہ کر دیا تھا مگر میں نے

مہمان نوازی کا حق

تو ادا کر دیا۔ اب میں یہ دیکھنا چاہتا تھا کہ تم نے جو کہا تھا کہ میرے پاس کچھ نہیں آیا تم نے یہ سچ کہا۔ یا جھوٹ۔ اگر تمہارے پاس سے کچھ نکل آتا تو میں تمہیں ضرور مار دیتا کیونکہ میرا ایک کھیت تھا جس پر میرا اور میرے بیوی بچوں کا گزارہ تھا اور وہ میں نے تمہاری مہمان نوازی کے لئے تباہ کر دیا۔ گویا میں نے اپنے ہاتھوں اپنے آپ کو اور اپنے بیوی بچوں کو ہلاک کر دیا تھا۔ اسی طرح وزیرستان وغیرہ کے پٹھان سڑک پر سے گزرتے ہوئے لوگوں کو مار دیتے ہیں۔ اور ان کے مال چھین کر لے جاتے ہیں لیکن اگر کوئی شخص سڑک سے ہٹ کر ان کے گھر میں پہنچ جائے تو وہ اس کی بڑی آؤ بھگت کرتے ہیں اور مہمان نوازی میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھتے یہ مہمان نوازی تو ہے لیکن

مہمان نوازی کی غرض کیا ہے

اگر ان کی یہ مہمان نوازی خدا کے لئے ہو تو سڑک پر جانے والوں کے لئے بھی ہو۔ مگر نہیں سڑک پر جانے والوں کے وہ کپڑے بھی اتار لیتے ہیں۔ پس یہ فرق ہے فعل حسن اور خلق فاضل میں۔ اسلام جب کہتا ہے کہ عربوں کے اندر کوئی خوبی نہ تھی تو وہ اس نقطۂ نگاہ سے کہتا ہے کہ ان کے اس قسم کے افعال اخلاق فاضلہ نہ تھے یہ الگ بات ہے کہ کوئی شخص کہہ دے کہ اسلام کا نقطۂ نگاہ غلط ہے۔ ایسی صورت میں اس بات پر بحث ہو گی کہ یہ نقطۂ نگاہ غلط ہے یا صحیح۔ لیکن اسلام کا نقطۂ نگاہ یہ ہے کہ جو فعل اپنی اغراض کے پیش نظر سیاسی یا اقتصادی مفاد کے لئے کیا جائے اور وہ بظاہر حسین نظر آتا ہو تو وہ فعل حسن تو ضرور کہلائے گا۔ لیکن اخلاق فاضلہ نہیں کہلا سکتا۔ پس عربوں کے اندر مہمان نوازی کا پایا جانا خدا کے لئے یا خلق خدا کی خدمت کے لئے نہ تھا بلکہ وہ ان کے مخصوص حالات کے ماتحت تھا اور وہ اس کے لئے مجبور تھے بے شک ان کا یہ فعل خوبصورت نظر آتا ہے اور ہے بھی خوبصورت لیکن اس کے اندر نیکی کا پہلو

نہیں ہے۔

اسی طرح عربوں کے اندر

پناہ دینے کا رواج تھا

مگر وہ بھی کسی دباؤ کے ماتحت اور مختلف اغراض کو اپنے اندر لئے ہوئے تھا۔ ہمارے ملک کے اندر جنگلات پائے جاتے ہیں۔ چور یا ڈاکو پناہ لینے کے لئے اور پولیس کی نظروں سے بچنے کے لئے جنگلات میں چلے جاتے ہیں یا بڑے بڑے شہروں میں چھپ جاتے ہیں جہاں کئی کئی ماہ تک پولیس ان کا سراغ لگاتی رہے تو بھی ناکام رہتی ہے۔ لیکن عرب کی یہ حالت تھی کہ ہر قبیلہ الگ الگ رہتا تھا

ہمارے ملک میں تو یہ حالت ہے

کہ جس بڑے شہر میں چلے جاؤ وہاں یہی نظر آئے گا کہ ایک گھر گجرات کے کسی شخص کا ہے۔ دوسرا سیالکوٹ سے آ کر رہ رہا ہے۔ تیسرا مدراس کا آدمی بسلسلہ ملازمت رہتا ہے چوتھا بمبئی کا آدمی تجارت کی غرض سے آیا ہوا ہے۔ پانچواں کلکتہ کا ہے۔ گویا ہمارے شہروں کی آبادی اس طرح مخلوط ہوتی ہے کہ اگر کوئی اجنبی کسی کے پاس آ کر ٹھہر جائے تو پتہ ہی نہیں لگ سکتا لیکن عربوں کی حالت اس سے بالکل مختلف تھی۔ وہ قبیلہ وار رہتے تھے اور جب کوئی غیر شخص آ جاتا تھا تو وہ کہتے تھے یہ غیر ہے، ان لوگوں میں چونکہ لوٹ مار اور جھگڑے ہوتے رہتے تھے اس لئے انہوں نے سمجھ لیا تھا کہ جب کوئی جرم کر کے کسی کے پاس پہنچ جائے تو وہ اسے پناہ دے تا کل کو ہم اس کے ہاں پناہ لے سکیں۔

عرب کی لڑائیاں

تو مشہور ہیں اور معمولی معمولی باتوں پر قبائل آپس میں الجھ جاتے تھے اور کئی کئی سال تک آپس میں جنگیں ہوتی رہتی تھیں۔ اسی طرح عرب کی ایک مشہور جنگ جو عرصہ دراز تک جاری رہی اس کا آغاز اس طرح ہوا کہ کسی شخص کے کھیت میں ایک کتیا نے بچے دیئے اور کسی دوسرے کی اونٹنی چرتے چراتے ادھر سے گزری اور اس کے پاؤں کے نیچے آ کر کتیا کا ایک بچہ مارا گیا۔ کھیت والے نے یہ سمجھ کر کہ یہ کتیا میری پناہ میں تھی جھٹ اونٹنی پر حملہ کر کے اس کی کونچیں کاٹ دیں۔ اونٹنی کے مالک نے جب دیکھا کہ میری اونٹنی کو مارا گیا ہے تو اس نے جا کر اس مارنے والے کو قتل کر دیا۔ اس پر طرفین کے قبیلے آگئے اور جنگ شروع ہو گئی اور

تاریخوں میں آتا ہے

کہ وہ جنگ تیس سال تک جاری رہی اب یہ بھی کوئی عقل کی بات تھی کہ کتیا کا بچہ اونٹنی کے

پاؤں کے نیچے آ کر مر جانے سے تیس سال تک جنگ لڑی جاتی۔ یہ پناہ دینے کا انتہائی جذبہ تھا جو ان لوگوں میں پایا جاتا تھا۔ مگر دیکھنا تو یہ ہے کہ اس بات کا محرک کیا تھا۔ اس بات کا محرک خدا تعالیٰ کی خوشنودی نہ تھی۔ دین کی پیروی نہ تھی۔ اگلے جہان کی بہبودی

مد نظر نہ تھی۔ کوئی نیکی کرنا مقصود نہ تھا اس کی محرک صرف قبائلی زندگی اور ان کا رسم و رواج تھا۔ اور وہ صرف ایسے کاموں سے اپنی عزت بڑھانا چاہتے تھے۔ اور یہ دکھانا مقصود تھا کہ ہم اتنے بہادر ہیں ؂

(باقی)

نتیجہ امتحان کمشن برائے محرران صدر انجمن احمدیہ

منعقدہ ۲۷ اگست ۱۹۶۱ء

اس امتحان میں مندرجہ ذیل امیدوار کامیاب ہوئے ہیں۔

ا۔ جو امیدوار اس وقت صدر انجمن کے دفاتر میں کام کر رہے ہیں

نمبر شمار	رول نمبر	نام	نمبر شمار	رول نمبر	نام
۱	۴۴	محمد اشرف	۸	۷	مبارک احمد
۲	۳۷	عبدالرشید ظفر	۹	۱۱۳	شمس الحق
۳	۳۴	محمد ابراہیم	۱۰	۹۷	عبدالسمیع
۴	۴۳	عمر حیات	۱۱	۱۲۷	منظور احمد شاکر
۵	۱۹	عبدالجبار انور	۱۲	۱۵	عبدالرشید
۶	۹۲A	عطاء اللہ مطیع	۱۳	۱	مرزا کلیم احمد
۷	۲۶	محمد اکرم			

ب:۔ دوسرے امیدوار

نمبر شمار	رول نمبر	نام	نمبر شمار	رول نمبر	نام
۱	۷۶	قریشی محمد انور	۲۳	۳۶	بارک اللہ
۲	۱۱۷	برکت اللہ رائے	۲۴	۸۹	حبیب الرحمن
۳	۳۰	محمد اسلم خان	۲۵	۴۱	مشتاق احمد
۴	۵۷	نعیم احمد طیب	۲۶	۱۲۶	برکت اللہ طاہر
۵	۱۰۷	محمد دین	۲۷	۶۰	محمد اکمل
۶	۱۱۹	عنایت اللہ نعیم	۲۸	۶۶	گلزار محمد اصغر
۷	۴۷	محمد افضل خان	۲۹	۸	ہدایت اللہ
۸	۱۸	محمد اشرف	۳۰	۴	حبیب اللہ شاد
۹	۶۳	ظفر احمد	۳۱	۲	عبدالمنان (عمر زیادہ)
۱۰	۶۲	نذیر احمد ناصر	۳۲	۶۴	اصغر علی اختر
۱۱	۴۰	احمد علی صادق	۳۳	۶۵	لئیق احمد
۱۲	۷۸	محمد سلیم (کم عمر)	۳۴	۸۵	محمد الیاس بٹ (کم عمر)
۱۳	۶۱	محمد ابراہیم	۳۵	۱۰۱	محمد ارشد خان
۱۴	۹۰	محمد ہادی نعیم فاروقی	۳۶	۷۱	جماعت علی شاہ
۱۵	۳	بشیر احمد	۳۷	۷۹	سلطان احمد
۱۶	۱۰	نذیر احمد اشرف	۳۸	۵۳	مختار احمد (کم عمر)
۱۷	۴۶	عبداللطیف	۳۹	۱۰۳	لطیف احمد طاہر
۱۸	۵۲	محمد اسحٰق (کم عمر)	۴۰	۱۲۴	غلام محمد
۱۹	۳۸	سعید احمد ناصر (کم عمر)	۴۱	۲۹	رشید احمد انور
۲۰	۴۲	محمد اکرم	۴۲	۲۵	محمد اکرم
۲۱	۱۰۶	عبدالماجد (کم عمر)	۴۳	۵۱	خواجہ محمد افضل
۲۲	۱۱۸	محمد اعظم			

نوٹ ۱:۔ شق ب میں امیدواران کے نام قابلیت کے مطابق ترتیب دیئے گئے ہیں جن امیدواروں کے نمبر زیادہ ہیں۔ ان کے نام پہلے درج کئے گئے ہیں۔

نوٹ ۲:۔ جن امیدواروں نے میٹریکولیشن کا سرٹیفکیٹ پیش نہیں کیا تھا۔ انہیں اپنا سرٹیفکیٹ تقرری کے وقت پیش کرنا ہو گا۔

(عبدالحق رامہ سیکرٹری کمیشن و ناظر بیت المال)

مشرقی افریقہ میں آفتاب اسلام کی ضیا باریاں

اکتالیس (۴۱) افراد کا قبول اسلام - دو ہزار میل سے زائد تبلیغی سفر - بارہ ہزار کتب اور اخبارات و رسائل کی تقسیم

سہ ماہی رپورٹ

احمدیہ مسلم مشن مشرقی افریقہ از مئی تا جولائی ۱۹۶۱ء

از مکرم مولوی نور الحق صاحب انور بتوسط وکالت تبشیر ربوہ

لجنہ اماء اللہ

بفضل خدا لجنہ اماء اللہ ایک لمبے عرصہ سے مشن کی مساعی میں بڑا تعاون کر رہی ہے - اور دینی کاموں میں اس کا دست تعاون ہر وقت دراز رہتا ہے ایام زیر رپورٹ میں ان کی مساعی حسب معمول جاری رہیں - ہر ہفتہ مسجد میں ان کا اجلاس ہوتا ہے - درس قرآن کریم - درس کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام - دینی و تعلیمی و تربیتی تقاریر - سوشل تقاریب لجنہ کے پروگرام کا اہم حصہ ہیں - ہماری بہنیں بفضل خدا مرکزی اور مقامی تمام تحریکات میں حسب استطاعت پورا حصہ لیتی ہیں -

خدام الاحمدیہ

جماعت کے نوجوانوں (خدام) نے بھی ایام زیر رپورٹ میں اپنی مساعی جاری رکھیں - نمازوں میں باقاعدگی - درس میں شمولیت اور قرآن کریم کی کلاس میں شمولیت کی طرف خدام الاحمدیہ کی توجہ مبذول کرائی گئی - ایام زیر رپورٹ میں ترجمہ قرآن کریم کا امتحان لیا گیا - خدام کے علاوہ انصار اللہ اطفال الاحمدیہ اور لجنہ اماء اللہ نے بھی حصہ لیا - اس میں شامل ہونے والے تمام عزیز کامیاب ہوئے - منیر الدین صاحب نماز مغرب کے بعد درس کے علاوہ قرآن کریم کی کلاس بھی لیتے ہیں - جس میں بچوں اور نوجوانوں کو قرآن کریم کے اسباق دئے جاتے ہیں - دراصل نیروبی میں احباب نماز مغرب کے لئے تشریف لاتے ہیں تو پھر عشاء کی نماز ادا کر کے ہی گھروں کو جاتے ہیں - درمیانی وقفہ میں درس قرآن کریم اور اسباق قرآن کریم کا سلسلہ جاری رہتا ہے -

خطبات جمعہ

ایام زیر رپورٹ میں جمعہ کے روز خطبات سیدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز سنانے کے علاوہ بعض دینی اور تربیتی امور پر مشتمل خطبات پڑھے گئے - جن میں سے بعض یہ ہیں -

۱ - ملفوظات سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام

۲ - چھوٹی چھوٹی نیکیاں بڑی نیکیوں کی توفیق پانے کا موجب ہو جاتی ہیں -

۳ - بچوں کی تربیت -

۴ - صداقت سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام

۵ - خذوا حذرکم - ۶ - دعا کی حقیقت

۷ - عورتوں کے حقوق (ملفوظات سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

۸ - عید الاضحیہ کی تقریب پر "خلوص" خطبہ کا موضوع تھا - اسے ریکارڈ بھی کیا گیا -

متفرق مساعی

۱ - محترم رئیس التبلیغ صاحب ایام زیر رپورٹ میں رائل کالج کے وائس پرنسپل سے ملے اور ان کے ساتھ ملکر کالج کی نئی ٹرم میں اسلام کے متعلق لیکچر دینے کا انتظام کیا - موسمی تعطیلات کے بعد انشاء اللہ یہ سلسلہ شروع ہوگا -

۲ - ایام زیر رپورٹ میں احباب جماعت کو چندوں کی ادائیگی مالی قربانی اور مالی تحریکات کی طرف بھی توجہ دلائی جاتی رہی - محترم رئیس التبلیغ صاحب نے احباب جماعت عدن کو بھی اس طرف توجہ دلائی - اسی طرح کینیا کے شمالی سرحدی صوبہ کا دورہ کر کے ڈیڑھ ہزار شلنگ سے زائد چندہ کی رقم فراہم کی - اسی طرح دوسری جماعتوں میں بھی خاطر خواہ رقوم جمع ہوئیں - قادیان کے درویشوں کی امداد کے لئے جو رقم عدن اور کینیا کے ذمہ لگائی گئی تھی - وہ پوری کر کے بھجوائی گئی -

۳ - ایام زیر رپورٹ میں گورنر آف ٹانگانیکا لنڈن جاتے ہوئے نیروبی سے گذرے مکرم رئیس التبلیغ صاحب نے ان سے ملاقات کی - یہ صاحب پہلے کینیا کالونی کے چیف سیکرٹری تھے - جماعت سے اچھی طرح واقف ہیں اور سواحیلی ترجمۃ القرآن کا تحفہ جماعت سے قبول کر چکے ہیں -

۴ - ان ایام میں کمشنر برائے پاکستان مسٹر سبحان اپنی ٹرم پوری کر کے واپس تشریف لے جا رہے تھے - ان کے اعزاز میں مقامی افریقن مسلم ایسوسی ایشن نے ٹی پارٹی دی - ایسوسی ایشن کی دعوت پر محترم رئیس التبلیغ صاحب مولانا منیر الدین صاحب اور خاکسار بھی اس میں شامل ہوئے - وہاں ایشین دوستوں کے علاوہ بعض افریقن لیڈروں سے بھی ملاقات ہوئی - مقررین میں Hon. MR. ... بھی شامل تھے - ان سے ملنے اور تعارف کا موقعہ بھی ملا - وہ جماعت سے اچھی طرح واقف ہیں - جماعت کا لٹریچر بھی انکو بھجوایا جاتا ہے - کمشنر صاحب کے اعزاز میں سکھ ایسوسی ایشن نیروبی کی طرف سے بھی الوداعی پارٹی دی گئی - اس میں بھی ہم تینوں مبلغین اور دوسرے احباب جماعت شامل ہوئے - یہاں بھی بہت سے معززین سے ملاقات کا موقعہ ملا -

سومالیہ کی آزادی کی پہلی برسی پر ایک پارٹی سومالی قونصل کی طرف سے دی گئی - اس میں بھی مبلغین و احباب جماعت شامل ہوئے - اور متعدد معزز حکام اور پبلک لیڈروں سے ملاقات ہوئی -

۵ - ایام زیر رپورٹ میں خط و کتابت کا وسیع سلسلہ بھی جاری رہا - مرکزی بیرونی و مقامی خطوط کا جواب بعض دوکل امور کی سرانجام دہی ملاقاتیں وغیرہ امور میں بھی کافی مصروفیت رہی احباب جماعت بھی بعض جماعتی کاموں میں ممد و معاون رہے - اللہ سب کو جزائے نیک عطا فرمائے اور مزید خدمات دینیہ کی توفیق عطا فرمائے آمین

دار التبلیغ کسموں

۱ - کسموں نیانزا پراونس کا صدر مقام ہے - اور جھیل وکٹوریا نیانزا کی مشہور بندرگاہ ہے - کسموں کینیا کی بندرگاہ ممباسہ سے بذریعہ ریل متصل ہے اور اپنے محل وقوع کے لحاظ سے بہت اہم مقام ہے - یہاں بفضل خدا ہماری مسجد اور مشن ہاؤس تعمیر ہو چکے ہیں - اور آج کل یہاں ہمارے مبلغ محترم حافظ محمد سلیمان صاحب کام کر رہے ہیں محترم حافظ صاحب نے ایام زیر رپورٹ میں مکالڈر کو پہ مائینز میں جا کر تبلیغ کی - یہاں دو ہزار افریقن اور قریباً ایک سو یورپین اور ایشین کارکن ہیں - حافظ صاحب کا قیام تین روز وہاں رہا - زبانی ملاقاتوں کے علاوہ آپ نے وہاں لٹریچر بھی تقسیم کیا - اس کے بعد آپ مہرود مقام پر تشریف لے گئے - وہاں بھی آپ نے بذریعہ لٹریچر تبلیغ کی - اسلام اور عیسائیت میں فرق - کیا مسیح خدا کا بیٹا تھا - ان مضامین پر تبادلہ خیالات ہوتا رہا - وہاں سے آپ ٹریلے تشریف لے گئے - دو دن یہاں قیام رہا - افریقن لوگوں کو زبانی تبلیغ کے علاوہ قرآن کریم ترجمہ انگریزی و سواحیلی - اسلامی اصول کی فلاسفی - احمدیت حقیقی اسلام - نماز اور سیرت النبی صلے اللہ علیہ وسلم کتب فروخت کیں سکولوں کے ہیڈ ماسٹروں سے ملاقات کر کے انہیں تبلیغ کی -

اسی طرح آپ نے ایام رپورٹ میں کریچو کا بھی دورہ کیا - وہاں افریقن ڈسٹرکٹ کونسل کے سیکرٹری کو مل کر تبلیغ کی - اس کے بعض سوالات کا جواب دیا - بروک بانڈ ٹی فیکٹری میں افریقن کوارٹروں میں جا کر ان تک پیغام حق پہنچایا - اسی طرح ایشین دوستوں کے مکانوں پر جا کر انہیں تبلیغ کی - ہندو دوستوں سے کرشن علیہ السلام کی آمد ثانی جنت و دوزخ کی حقیقت اور صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر بات چیت ہوتی رہی - گواکے ایک باشندہ کو حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کے صلیب سے بچنے اور کشمیر کی طرف ہجرت کرنے کے مفصل حالات بتائے - ایک افریقن دوست کو تبلیغ کرتے ہوئے ایک سکھ دوست بھی باتوں میں شامل ہو گیا - اور وہ بھی حافظ صاحب کی باتوں سے مستفید ہوا - ایام زیر رپورٹ میں حافظ صاحب افریقن ٹی بینڈ فیکٹری میں بھی گئے وہاں ساٹھ سے زائد افریقنوں کے گھروں پر پہنچکر تبلیغ کی - اور قریباً ایک صد اشتہارات تقسیم کئے

افریقن احمدی جماعتوں کا دورہ

حافظ صاحب نے ایام زیر رپورٹ میں حلقہ کسموں کی احمدی جماعتوں کا جو پچاس میل تک پھیلی ہوئی ہیں دورہ کیا - احباب جماعت کو اسلامی مسائل سکھائے قرآن کریم کا درس دیا - ادعیہ ماثورہ زبانی یاد کرائیں - وقف زندگی چندہ اور تبلیغ کی تحریک کی -

۳ - ایام زیر رپورٹ میں عید الاضحیہ کی مبارک تقریب پر افریقن احمدی احباب کا ایک اجتماع کیا گیا - مولانا محمد منور صاحب اور مولانا فضل الٰہی صاحب بشیر اس میں شامل ہوئے - جمعہ کا خطبہ مولانا محمد منور صاحب نے دیا - نماز کے بعد تین افریقن نے اسلام قبول کیا - اس موقعہ پر قربانی بھی دی گئی - قریباً ڈیڑھ صد افریقن احباب اس اجتماع میں شامل ہوئے

۴ - مولانا منیر الدین صاحب کے کسموں تشریف لے جانے پر حافظ صاحب نے ان کے اعزاز میں ایک تقریب کا انتظام کیا بعض احمدی احباب نے اس میں شرکت کی -

۵ - ایام زیر رپورٹ میں حافظ صاحب نے کچھ دن یوگنڈا میں گذارے - وہاں بھی آپ تبلیغ و تربیت میں مصروف رہے - مجموعی طور پر حافظ صاحب نے ایام زیر رپورٹ میں ایک ہزار میل کا سفر کیا - دو ہزار پمفلٹ

مرغیوں میں رانی کھیت کا مرض اور اس کا علاج

(۱) آجکل تمام علاقوں میں مرغیوں میں مرض رانی کھیت بکثرت پھیلی ہوئی ہے۔ اس سے چھوت زدہ مرغیاں دیہاتی لوگ ربوہ میں لاکر بکثرت فروخت کر رہے ہیں۔ سستی دیکھ کر احباب خرید لیتے ہیں۔ یہ مرغی دو چار دن کے اندر بیمار ہو کر خود بھی مر جاتی ہے اور دوسری مرغیوں کو چھوت پہنچا کر ان کو بھی ساتھ لے جاتی ہے۔ ان حالات میں نئی خرید شدہ مرغی اگر اچھی حالت میں ہو تو اسے ذبح کر کے کھا لیا جائے۔ اگر رکھنے کا خیال ہو تو اپنے جانوروں سے کم از کم دس یوم علیحدہ رکھیں۔ پھر اپنے جانوروں میں شامل کریں۔ اسی طرح دوسرے نئے خرید شدہ جانور گائے بھینس وغیرہ وغیرہ بھی دس دن تک علیحدہ رکھنے چاہئیں۔

مرغیوں کو ہر چھ ماہ کے بعد رانی کھیت کا ٹیکہ لگوا لینا ہر صورت میں مفید ہے۔ ربوہ میں بکثرت مرغیاں پالنے کی بڑی گنجائش ہے۔ اگر زیادہ مرغیاں پالیں تو گوشت کی قلت رفع ہو جائے اور پھر دو چار گھر مل کر خود رانی کھیت ویکسین کی ٹیوب منگوا لیا کریں۔ مجھ سے ٹیکہ تیار کرنا اور لگانا سیکھ کر اپنے ہاتھ سے خود اپنے جانوروں اور ہمسایہ کے جانوروں کو ٹیکے لگا دیں۔ اس ٹیکہ کا نہایت تازہ ہونا اور گرمیوں میں برف میں رکھنا ضروری ہے ورنہ اس کا کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔ ٹیکہ تیار کرنے کے بعد دو گھنٹہ کے اندر اندر دوائی خرچ ہو جانی چاہیئے۔ اور وہ بھی اگر برف میں رکھی ہوئی ہو ورنہ ضائع ہو جاتی ہے۔ دیگر معلومات مجھ سے مل کر زبانی حاصل کر سکتے ہیں۔

(۲) اکثر احباب بذریعہ خطوط مغربی پاکستان کے مختلف مقامات سے مویشیوں کے علاج معالجہ کے متعلق دریافت کرتے رہتے ہیں۔ جن کو جواب دیتا رہتا ہوں۔ فرداً فرداً کتاب منگوانے میں بہت دقت ہوتی ہے۔ اس لئے میں نے انوار الحکمت اردو (ویٹرنری سائینس) احباب کی سہولت کے لئے بطور تجربہ صرف ۱۲ کتابیں اپنی گرہ سے خرید کر افضل برادرز گول بازار ربوہ کو دی ہیں۔ جو خواہاں ہوں ان سے خرید لیں۔ بعد وہ مانگ دیکھ کر خود منگوا لیا کریں۔

نوٹ:۔ رانی کھیت کا ٹیکہ ربوہ میں مورخہ ۸ ستمبر کی صبح کو لگایا جائے گا۔ مقامی احباب فائدہ اٹھائیں۔

خاکسار ڈاکٹر عبد الستار شاہ پنشنر دار الرحمت غربی ربوہ۔ ضلع جھنگ

حقیقۃ الشہادتین

یہ کتاب حضرت مولوی فتح دین صاحب مرحوم آف دھرم کوٹ بگہ نے بزبان پنجابی منظوم صورت میں شائع کی تھی۔ سابق پنجاب کی جماعتوں میں یہ کتاب بہت مقبول تھی اور جماعتیں بڑے ذوق و شوق سے پڑھا کرتی تھیں۔ اس کتاب میں حضرت صاحبزادہ مولوی عبد اللطیف صاحب شہید کے واقعات قلمبند کئے گئے ہیں۔ تربیت کے لحاظ سے یہ کتاب بہت مفید ہے۔ تیسری بار اسے طبع کرایا گیا ہے۔ جماعتیں ضرورت کے مطابق نظارت اصلاح و ارشاد سے منگوا لیں۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد)

تقرر امیر مقامی و قیام امارت جماعت احمدیہ بشیر آباد اسٹیٹ

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جماعت احمدیہ بشیر آباد اسٹیٹ میں پریذیڈنٹ کی بجائے امارت کا قیام منظور فرماتے ہوئے چوہدری فضل احمد صاحب کو جماعت احمدیہ بشیر آباد اسٹیٹ کا امیر مقامی ۳۰ اپریل ۱۹۶۲ء تک کے لئے منظور فرمایا ہے۔ احباب مطلع رہیں۔

(ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

تقرر امیر حلقہ پوہلہ مہاراں ضلع سیالکوٹ

مکرم حاجی خدا بخش صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ خانانوالی میانوالی کو امیر حلقہ پوہلہ مہاراں ۳۰ اپریل ۱۹۶۲ء تک کے لئے منظور کیا گیا ہے۔ احباب مطلع رہیں۔

(ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

وقفِ جدید اور مخلصین جماعت

مکرم ڈاکٹر جمال الدین احمد صاحب واقفِ زندگی مانسہرہ سے تحریر فرماتے ہیں کہ جمعہ دار نعمت اللہ خاں صاحب وقفِ جدید کو پندرہ روپے ماہوار چندہ اپنی اور اہل و عیال کی طرف سے دینے کا وعدہ کر چکے ہیں اور تین ماہ سے ادا کر رہے ہیں۔ جزاہم اللہ تعالیٰ۔ احباب دعا فرماویں کہ ان کی اس قربانی کو اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ اور ان کو رزق کریم عطا کرے آمین۔

(ناظم مال وقفِ جدید)

قرارداد تعزیت

"مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ ربوہ کا یہ غیر معمولی اجلاس محترم مرزا عنایت اللہ صاحب ٹیچر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ کی وفات پر گہرے رنج و الم کا اظہار کرتا ہے۔ مرحوم نہایت مخلص اور صالح نوجوان تھے اور سلسلہ کی خدمت کے شیدائی تھے عرصہ دراز سے استاد کی حیثیت سے قوم کے بچوں کی تعلیم و تربیت کا اہم فریضہ سرانجام دے رہے تھے آپ بورڈنگ ہائی سکول کے زعیم ہونے کے لحاظ سے مجلس عاملہ ربوہ کے ایک مخلص رکن تھے۔ ہم مرحوم کی خدمات کا اعتراف کرتے ہوئے انکی بلندی درجات کے لئے دعا گو ہیں۔ اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے جوار رحمت میں جگہ دے۔ اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین"

(مہتمم مقامی)

درخواست دعا

(از مکرم بشیر احمد صاحب بھٹی راولپنڈی)

میری بچی عزیزہ امنۃ الودود کو پے بہ پے دو شدید صدموں سے دوچار ہونا پڑا ہے وہ ہمیں ملنے کے لئے یہاں آئی ہوئی تھی کہ بعد میں اس کے خاوند اچانک ایک حادثہ کا شکار ہو کر وفات پا گئے اور اس کے تھوڑے ہی عرصہ کے بعد اس کا ننھا بچہ عمر ایک سال دو ماہ وفات پا گیا انا للہ و انا الیہ راجعون احباب جماعت و بزرگان سلسلہ سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری بچی کو اور دیگر تمام لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور آئندہ ہر قسم کی پریشانیوں سے محفوظ رکھے آمین

(خاکسار بشیر احمد بھٹی احمد کمرشل کالج رتہ روڈ کشمیری بازار راولپنڈی)

تلاش گمشدہ

مسمی مجید احمد عرف اللہ دکھا ولد رحیم بخش ساکن چک ۵۶۵ گ ب تحصیل جڑانوالہ ضلع لائلپور ۷ اگست سے لاپتہ ہے۔ حلیہ: عمر ۱۶-۱۷ سال رنگ گندمی قد ۵ فٹ دائیں طرف رخسار پر زخم کا نشان۔ سر پر زرد رنگ کا بڑا رومال۔ کرتہ ڈوریہ چار خانہ سفید کا۔ لٹھے کا تہبند۔ جوتا دیسی ساخت کا زیب تن کیا ہوا ہے پڑھا لکھا نہیں ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ جڑانوالہ سے بس پر سوار ہو کر لائلپور کی طرف چلا گیا تھا۔ والدین اور بہن بھائی سخت پریشان ہیں۔ اگر اسے خود اس اعلان کا علم ہو تو گھر چلا آوے اگر کسی اور دوست کو اس کا علم ہو تو وہ مندرجہ ذیل پتہ پر اطلاع دے یا ہمارے پاس پہنچا دے۔ انشاء اللہ آنے جانے کے اخراجات حسب منشاء ادا کئے جائیں گے

خاکسار رحیم بخش ولد علی بخش احمدی چک ۵۶۵ گ ب ڈاکخانہ خاص تحصیل جڑانوالہ ضلع لائلپور یا چوہدری حمید اللہ ظفر لیکچرار تعلیم الاسلام کالج ربوہ کو اطلاع دے دیں۔

پتہ مطلوب ہے:۔ مستری نذیر احمد صاحب آف پٹیلی گھر امرتسر میں لیس فیتہ کا کام کرتے تھے ذال بعد جنڈیالہ گرو میں بھی کام کرتے رہے۔ پاکستان میں ملتان میں کسی جگہ رہتے رہے ہیں۔ اگر کسی دوست کو ان کا ایڈریس معلوم ہو یا وہ خود یہ سطور پڑھیں تو مجھے اطلاع دیں۔

(فضل بک سٹال جی۔ ٹی روڈ وزیر آباد۔ پنجاب)

انٹرویوز سی ٹی کلاس گکھڑ

ٹیچرز ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ گکھڑ ۶/۹/۶۱ سرگودھا ڈویژن ۷/۹/۶۱ ملتان بہاول پور ۸/۹/۶۱ راولپنڈی ۹/۹/۶۱ لاہور ۱۰/۹/۶۱ کوئٹہ (پ۔ ٹ ۳۱/۸/۶۱) (ناظر تعلیم)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفوس کرتی ہے

نتیجہ امتحان کتاب "پیغام صلح"

قیادت تعلیم مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے زیر اہتمام مورخہ ۱۶ رجولائی ۱۹۶۱ء کو انصار اللہ کے سہ ماہی دوم کے کورس کے مطابق "پیغام صلح" کا انصار اللہ سے امتحان لیا گیا تھا۔ جس کا نتیجہ ذیل میں شائع کیا جارہا ہے۔ اس امتحان میں محترم پروفیسر میاں عطاء الرحمٰن صاحب ایم ایس سی ربوہ $\frac{86}{100}$ نمبر حاصل کر کے اوّل اور مکرم مولوی محمد احمد صاحب جلیل دار الصدر ربوہ $\frac{81}{100}$ نمبر حاصل کرکے دوم رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔

نوٹ:۔ ذیل میں جن دوستوں کے نام نہیں افسوس ہے وہ کامیاب نہیں ہو سکے۔ (قائد تعلیم مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

نام مجلس	نمبر شمار	اسماء گرامی	ڈویژن
ربوہ	۱	عبدالحق صاحب کاتب	تھرڈ ڈویژن
دارالصدر	۲	مولوی محمد احمد صاحب جلیل	فسٹ ״
جنجوں	۳	سید منعم الحسن صاحب	سیکنڈ ״
	۴	حافظ عبدالسلام صاحب	فسٹ ״
	۵	شیخ رشید احمد صاحب	سیکنڈ ״
	۶	قاضی محمد یوسف صاحب	״ ״
	۷	چوہدری بشیر احمد صاحب باجوہ	تھرڈ ״
	۸	بشیر احمد صاحب سیالکوٹی	سیکنڈ ״
	۹	قاضی رشید الدین صاحب	״ ״
	۱۰	قریشی محمد افضل صاحب	״ ״
	۱۱	عبدالحق صاحب شاکر	تھرڈ ״
	۱۲	جمال الدین صاحب	״ ״
	۱۳	سید عبدالباسط صاحب	سیکنڈ ״
دارالصدر	۱۴	چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ	״ ״
״	۱۵	ڈاکٹر غلام مصطفےٰ صاحب	״ ״
״ شرقی	۱۶	منشی رمضان علی صاحب	״ ״
״ غربی	۱۷	میجر عبدالحمید صاحب	״ ״
״ ״	۱۸	ملک فضل دین صاحب	״ ״
״ ״	۱۹	مرزا محمد حسین صاحب جھٹی مسیح	״ ״
״ ״	۲۰	عبدالحق صاحب پیرکوٹی	تھرڈ ״
״ غربی الف	۲۱	مولوی محمد تقی صاحب	״ ״
״ ״	۲۲	چوہدری اللہ بخش صاحب	سیکنڈ ״
״ ״	۲۳	قاری محمد امین صاحب	تھرڈ ״
״ غربی ب	۲۴	محفوظ الرحمٰن صاحب	سیکنڈ ״
״ شرقی	۲۵	فدا محمد خاں صاحب	״ ״
دارالرحمت وسطی	۲۶	عطاء الرحمان صاحب	فسٹ ״
״	۲۷	حاجی محمد فاضل صاحب	״ ״
دارالرحمت شرقی	۲۸	پروفیسر حبیب اللہ خاں صاحب ایم ایس سی	״ ״
״ غربی	۲۹	پروفیسر بشارت الرحمٰن صاحب	״ ״
״ ״	۳۰	نذر محمد صاحب خالد	سیکنڈ ڈویژن
״ ״	۳۱	حکیم عبدالرحمان صاحب	تھرڈ ״
״ ״	۳۲	محمد سعید صاحب	سیکنڈ ڈویژن
״ فیکٹری ایریا	۳۳	سعد اللہ خانصاحب	فسٹ ״
״ ״	۳۴	سعید احمد صاحب عالمگیر	״ ״
״ ״	۳۵	غلام احمد صاحب پوسٹل پنشنر	سیکنڈ ״
״ ״	۳۶	محمد احمد صاحب	تھرڈ ״
״ ״	۳۷	فضل الٰہی صاحب	سیکنڈ ״
״ ״	۳۸	محمد رمضان صاحب ٹھیکیدار	״ ״
״ ״	۳۹	مرزا محمد یعقوب صاحب	״ ״
״ ״	۴۰	ڈاکٹر عبدالستار شاہ صاحب	״ ״
دارالرحمت شرقی	۴۱	عباس علی شاہ صاحب	״ ״

نام مجلس	نمبر شمار	اسماء گرامی	ڈویژن
دارالرحمت شرقی	۴۲	علم الدین صاحب	سیکنڈ ڈویژن
	۴۳	سید سلیمان شاہ صاحب	تھرڈ ״
	۴۴	سید محمد محسن شاہ صاحب	سیکنڈ ״
گولبازار	۴۵	شیخ قدرت اللہ صاحب	تھرڈ ڈویژن
״	۴۶	ڈاکٹر محمد احمد صاحب	״ ״
״	۴۷	قریشی فضل حق صاحب	سیکنڈ ״
باب الابواب	۴۸	چوہدری علی اکبر صاحب	فسٹ ״
״ ״	۴۹	چوہدری عبدالرحمٰن صاحب	سیکنڈ ״
دارالیمن	۵۰	ماسٹر شیر علی صاحب	״ ״
״	۵۱	قریشی رشید احمد صاحب	تھرڈ ״
״	۵۲	مظفر حسین صاحب	سیکنڈ ״
״	۵۳	محمد اسماعیل صاحب ٹیچر	״ ״
دارالنصر شرقی	۵۴	محمد بخش صاحب	״ ״
	۵۵	ڈاکٹر سراج دین صاحب	״ ״
״ غربی	۵۶	عبدالمجید صاحب	״ ״
״ ״	۵۷	ڈاکٹر عطاء اللہ صاحب	״ ״
دارالبرکات	۵۸	ڈاکٹر شیر محمد صاحب عالی	״ ״
״	۵۹	علی احمد صاحب	״ ״
״	۶۰	امام علی صاحب انصاری	״ ״
ٹی آئی کالج	۶۱	غلام حیدر صاحب	״ ״
انصار اللہ مرکزیہ	۶۲	شیخ محبوب عالم صاحب خالد	فسٹ ڈویژن
دفتر ״	۶۳	محمود احمد صاحب	سیکنڈ ڈویژن
انصار اللہ مرکزیہ	۶۴	ملک محمد رفیق صاحب	فسٹ ״
״ ״	۶۵	چوہدری فضل احمد صاحب	״ ״
״ ״	۶۶	ملک عبداللہ خانصاحب	״ ״
״ ״	۶۷	صوفی غلام محمد صاحب	سیکنڈ ״
ڈیرہ غازیخاں	۶۸	میاں شیر محمد صاحب	״ ״
״ ״	۶۹	محمد صدیق صاحب ہاشمی	״ ״
״ ״	۷۰	میر محمد صاحب پٹواری	״ ״
״ ״	۷۱	محمد اسلم صاحب ہاشمی	״ ״
״ ״	۷۲	محمد علی صاحب	تھرڈ ״

نام مجلس	نمبر شمار	اسماء گرامی	ڈویژن
ڈیرہ غازیخاں	۷۳	بہادر خانصاحب	تھرڈ ڈویژن
״ ״	۷۴	محمد عثمان صاحب	״ ״
״ ״	۷۵	ملک عزیز محمد صاحب وکیل	سیکنڈ ״
لائلپور	۷۶	محمد طالب صاحب ۲۷۳	״ ״
״ ״	۷۷	عبدالرحمٰن صاحب ہوشیارپوری	״ ״
״ ״	۷۸	عبدالرشید صاحب تبسم	״ ״
״ ״	۷۹	غلام دستگیر صاحب	״ ״
״ ״	۸۰	غلام جیلانی خانصاحب	״ ״
گولبازار ربوہ	۸۱	خواجہ عبدالکریم صاحب	״ ״
ملتان	۸۲	عبدالرحیم خانصاحب	تھرڈ ״
״ ״	۸۳	شیخ امیر احمد صاحب	سیکنڈ ״
״ ״	۸۴	میاں غلام رسول صاحب	״ ״
״ ״	۸۵	محمد حسین شاہ جی صاحب	تھرڈ ״
کراچی شہر	۸۶	چوہدری فیض عالم خانصاحب جنگوی	فسٹ ״
״ ״	۸۷	چوہدری احمد جان صاحب	״ ״

(باقی)

ہوسٹل تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ میں

ایک الوداعی تقریب

مورخہ ۳۱؍ اگست ۱۹۶۱ء کی رات کو ہوسٹل تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ کے جملہ بورڈران کی طرف سے ہوسٹل کے سپرنٹنڈنٹ مکرم محمد اعظم صاحب بی۔ ایس سی۔ بی۔ ٹی کے اعزاز میں ایک الوداعی دعوت کا اہتمام کیا گیا۔ جس میں بعض ممبران اسٹاف کے علاوہ سکول کے ہیڈ ماسٹر مکرم میاں محمد ابراہیم صاحب نے بھی شرکت فرمائی۔ مکرم محمد اعظم صاحب مزید تعلیم حاصل کرنے کی غرض سے طویل رخصت پر جارہے ہیں۔ اس موقع پر بورڈران کی طرف سے ان کی خدمت میں الوداعی ایڈریس پیش کیا گیا۔ ان کی مؤثر جوابی تقریر کے بعد مکرم ہیڈ ماسٹر صاحب نے بورڈران سے خطاب کرتے ہوئے انہیں بعض قیمتی نصائح فرمائیں۔ بعد ازاں دعا پر یہ تقریب اختتام پذیر ہوئی۔

اب مکرم محمد اعظم صاحب کی جگہ مکرم چوہدری عبدالرحمٰن صاحب سیکنڈ ماسٹر کو ہوسٹل سپرنٹنڈنٹ مقرر کیا گیا ہے۔

درخواست دعا

میرا پوتا مرزا وحید احمد بعارضہ سوکھا سخت بیمار ہے آج رات زیادہ تکلیف رہی ہے۔ احباب سے درخواست ہے کہ اس بچہ کی صحت کیلئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔ (مرزا نذیر علی ربوہ)

”رشوت خور اعلیٰ افسروں پر کڑی نگاہ رکھی جائے“ صدر ایوب کا مشورہ

تفتیش تحقیقات اور مجرموں کو سزائیں دلانے کے راستہ میں موجودہ رکاوٹیں جلد دور ہونی چاہئیں

راولپنڈی ۱۰ ستمبر۔ صدر ایوب نے انسداد رشوت ستانی کے حکام پر زور دیا ہے کہ وہ ایسے افسروں پر کڑی نگاہ رکھیں جن کا ٹھاٹھ باٹھ ان کے ذرائع آمدنی سے زیادہ ہے آپ نے انسداد رشوت ستانی کے طریقوں پر غور کرنے والی کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ رشوت بہت بڑا مسئلہ ہے اور بدقسمتی سے معاشرہ کا بہت بڑا حصہ اس سے متاثر ہے انہوں نے کہا کہ سرکاری حکام میں اس لعنت کا وجود انتہائی خطرناک ہے۔

صدر نے کہا کہ عوام کو ایسے افسروں سے واسطہ پڑتا ہے جن کے اختیارات بڑے وسیع ہوتے ہیں اگر ایسے افسر رشوت ستانی شروع کر دیں تو عوام کے لئے اسکے سوا اور کوئی چارہ نہیں رہتا کہ وہ بھی رشوت کے چکر میں شریک ہو جائیں انہوں نے بعض محکموں کا نام لیا جن میں رشوت بہت زیادہ ہے آپ نے کہا کہ حکومت کے پاس کوئی ایسا آلہ نہیں جس کے استعمال سے رشوت کو فوراً ختم کیا جاسکے آپ نے اعلیٰ افسروں میں رشوت کے رجحان کو موثر طریقہ سے روکنے کی ضرورت پر خاص طور پر زور دیا۔ صدر نے کہا کہ انسداد رشوت ستانی کے حکام کو سرکاری محکموں میں رشوت خور عناصر پر کڑی نگاہ رکھنی چاہیئے اگر بڑے افسروں میں رشوت کے سدباب پر زور دیا جائے تو نچلے درجہ کے عملہ میں بھی رشوت کا اثر کم ہوگا۔ صدر ایوب نے کہا کہ میں اس مسئلہ کو گورنروں کی آئندہ کانفرنس میں پیش کروں گا۔ انہوں نے کہا کہ میں چاہتا ہوں کہ رشوت خوری کے ملزم افسروں کے خلاف تفتیش اور تحقیقات اور انہیں مناسب سزائیں دلوانے کے راستے میں جو رکاوٹیں حائل ہوتی ہیں وہ جلد دور کر دی جائیں۔

مدد دینے والوں کا تحفظ

صدر ایوب نے کہا کہ رشوت کے واقعات کا سراغ لگانے سے امکانات بڑھانے کے لئے یہ ضروری ہے کہ جو لوگ اس قسم کے واقعات کی اطلاع اور شہادتیں دیں ان کی حفاظت کا مناسب انتظام کیا جائے آپ نے انسپکٹر جنرل پولیس کو ہدایت کی کہ وہ کانفرنس کے اختتام پر ان رکاوٹوں اور مشکلات کی فہرست پیش کریں جو انہیں ملزموں کے خلاف تفتیش اور ضروری قانونی اقدامات کے سلسلہ میں پیش آتی ہیں آپ نے وزارت قانون کے سیکرٹری کو بھی ہدایت کی کہ وہ ان رکاوٹوں کو دور کرنے کے سلسلہ میں ضرور تجاویز پیش کریں۔

کانفرنس نے ملزموں کے خلاف محکمانہ کارروائی کے سوال پر غور کرنے کے بعد یہ فیصلہ کیا کہ اس سلسلہ میں ایک مدت مقرر کر دی جائے اور متعلقہ محکموں کو اس مدت کے دوران ضروری کارروائی مکمل کرنے کی پابندی عائد کی جائے۔

کانفرنس میں وزیر خارجہ مسٹر منظور قادر وزیر داخلہ مسٹر ذاکر حسین اور وزارت داخلہ اور وزارت قانون کے سیکرٹری بھی موجود تھے۔

حضرت مولانا محمد ابراہیم صاحب بقاپوری کی علالت

ربوہ ۷ ستمبر حضرت مولانا محمد ابراہیم صاحب بقاپوری گزشتہ تین چار ماہ سے کمزوری بہت زیادہ محسوس فرما رہے ہیں۔ تھوڑے تھوڑے عرصہ کے بعد ضعف کا دورہ ہو جاتا ہے جس کی وجہ سے جسم میں کمزوری دن بدن بڑھ رہی ہے احباب جماعت صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

درخواست دعا

محترمہ اہلیہ صاحبہ مولوی محمد صدیق صاحب شاہد مبلغ سیرالیون چند روز سے بیمار ہیں احباب دعا کریں کہ خدا تعالےٰ ان کو مکمل صحت عطا فرمائے آمین۔

(وکالت تبشیر ربوہ)

تصحیح

۷ ستمبر سنہ ۶۱ء کے الفضل میں ص۸ پر ”ضروری اعلان“ کے زیر عنوان جو اشتہار شائع ہوا ہے اس کے آخر میں درج شدہ پتہ میں بعض غلطیاں رہ گئی ہیں صحیح پتہ درج ذیل ہے:۔

ایم۔ اے۔ شیخ (ایڈوائزر)
بلڈنگ سپروائزر و پراپرٹی ڈیلنگ ایجنٹ
15/15 گولبازار ربوہ

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴